سوال

غیر اللہ کو سجدہ کرنا بالاتفاق حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر اللہ کےلیے سجدہ بالاتفاق حرام ہے ،جبکہ بعض حضرات سجدہ تعظیمی اور سجدہ عبادت میں فرق کرتے ہیں ۔ پہلے کو حرام اور دوسرے کو شرک قرار دیتے ہیں ،کیا یہ تفریق صحیح ہے ،نیز اس میں فاعل کی نیت اور عقیدے کا کوئی دخل ہے یا نہیں ،اگر شرک ہے تو کس درجے کا؟ کیا تعظیمی سجدے کی طرح تعظیمی رکوع ، تعظیمی قیام اور تعظیمی طواف بھی شرک ہے ؟ کیا یہ مظاہر عبودیت زندہ مردہ کےلیے یکساں حکم رکھتے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے ؟ تکفیر وخارجیت کے فتنوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کےلیے پیدا کیا ہے ۔ (۵۱/الذاریات :۵۶)

اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مراد یہ ہے کہ اس کے حضور انتہائی عاجزی ،لاچاری ،بے بسی اور انکساری کا اظہار کیا جائے ۔ عبادت کے اظہار کےلیے قیام ،رکوع اور سجدے کو بطور ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے ،جبکہ شرک اور عبادت دونوں متضاد چیزیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں شرک کو ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے ،اسی طرح اس کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بھی بند کیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ تعظیم کے طور پر غیر اللہ کےلیے قیام ،رکوع اور سجدہ بھی حرام ہے ،جیسا کہ درج ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے :''جو شخص پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کےلیے دست بستہ کھڑے ہوں ،وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے ۔''(ابوداؤد ،الادب :۵۲۲۹)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپ نے فرمایا :''ایسا مت کیا کرو، جیسا کہ اہل فارس اپنے ''بڑوں '' کے ساتھ کرتے ہیں ۔''(ابوداؤد ،الصلوٰۃ :۶۰۲)

رسول اللہ ﷺ بیماری کی وجہ سے سہارا لے کر تشریف لائے تو لوگ آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوگئے تو آپ نے فرمایا :''تم عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو وہ اس انداز سے ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں ۔''(مسند امام احمد ،ص :۲۵۳،ج ۵)

مذکورہ احادیث میں قیام کی ممانعت بیان ہوئی ہے ۔ اسی طرح ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا ملاقات کے وقت مہمان کے سامنے جھکنا چاہیے ؟ آپ نے سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا اور صرف مصافحہ کرنے کی اجازت دی ۔ (مسند امام احمد ،ص :۱۹۸،ج ۳)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ کسی دوسرے کے سامنے معمولی سا جھکنا بھی شریعت کو ناگوار ہے ،چہ جائیکہ اس کے سامنے رکوع کیا جائے ، غیر اللہ کےلیے سجدہ کرنا بھی سخت منع

ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا تو مہاجرین وانصار کہنے لگے کہ آپ کو حیوانات اور حجر وشجر سجدہ کرتے ہیں، اس بنا پر ہمارا زیادہ حق ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ نے فرمایا: ''ایسا کرنا جائز نہیں ہے، تم اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا اکرام کرو۔'' (مسند امام احمد ص:٧٦، ج٦)

حضرت قیس بن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں حیرہ شہر گیا تو دیکھا کہ لوگ اپنے رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے، آپ نے فرمایا ''اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے تو کیا اسے سجدہ کرے گا؟'' عرض کیا، نہیں، اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر مجھے سجدہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔'' (ابوداؤد، النکاح: ٢١٤٠)

حضرت معاذ بن جبلؓ نے عملاً آپ کو سجدہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ''اے معاذ! یہ کیا ہے؟'' حضرت معاذؓ نے عرض کیا کہ میں ملک شام گیا تھا، وہاں میں نے دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں، اس بنا پر میرے دل میں چاہا کہ آپ کو سجدہ کروں، آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو اور اگر غیر اللہ کے لیے سجدہ روا ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کی حق ادائیگی کے لیے اسے سجدہ کرے۔'' (ابن ماجہ، النکاح: ١٨٥٣)

قیام، رکوع اور سجدہ اگرچہ عبادت نہیں بلکہ مظاہر عبادت ہیں، تاہم ہماری شریعت میں غیر اللہ کے لیے انہیں ادا کرنا سخت منع کیا گیا ہے، جیسا کہ سابقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پہلی امتوں کے لیے تعظیمی سجدہ جائز تھا، جیسا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا تھا قرآن پاک میں اس کی صراحت موجود ہے۔ (١٢/یوسف: ١٠٠)

لیکن ہمیں جو دین عطا ہوا ہے وہ ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے مکمل صورت میں ملا ہے۔ اس میں عبادت اور مظاہر عبادت سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: ''قیام، قعود، رکوع اور سجدہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کا حق ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے اور جو خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہو، اس میں کسی غیر کا حق نہیں ہونا چاہیے۔ جیسا کہ غیر اللہ کی قسم اٹھانے کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی مخلوق کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔'' (فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ٩٣ج: ٢٧)

امام ابن تیمیہؒ مزید لکھتے ہیں کہ ''خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کیونکہ یہ عبادت ہے جو کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوئی، البتہ سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے جس کی بجا آوری ہم پر فرض ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تعظیم کے طور پر کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا ہمیں حکم دیتے تو ہم پر اس حکم کی پیروی کرنا ضروری تھا، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری عبادت اور مسجود کی تعظیم تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سجدہ کی دو اقسام ہیں:

ایک سجدہ عبادت: جو کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوا۔

دوسرا سجدہ تعظیم: اس میں مسجود کی تعظیم ہوتی ہے۔ ہمارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے تعظیم کا یہ انداز اختیار کریں، البتہ ہم سے پہلے لوگوں کے لیے ایسا کرنا جائز تھا۔'' (فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ٣٦٠ج: ٤)

تفصیل کے لیے فتاویٰ ابن تیمیہؒ کے درج ذیل مقامات کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(ص: ٣٧٢ج: ١، ص: ٥٠١، ٥٥١، ٥٥٣ج: ١١، ص: ٨١، ٩٢ج: ٢٧) واضح رہے کہ اس قسم کی فکری اور نظریاتی مباحث کے لیے بہت تفصیل درکار ہوتی ہے جو فتویٰ میں نہیں آ سکتی، لہٰذا جو کچھ تحریر کیا گیا ہے اس میں سائل اپنے سوالات کے جواب تلاش کر سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

ج2ص42

محدث فتویٰ